Regd. L. No 2595 ✣ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا واحد اخبار

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۳ روپے
〃 ششماہی 〃 〃 ۱۲ آنے
〃 سالانہ سرپرستوں سے ۱۰ روپے
〃 〃 امراء 〃 ۵ روپے
〃 ممالک غیر سے
صرف آٹھ شلنگ ؎

نور

یہدی لنورہ من یشاء

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ایس محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا۔
(۲) غیر مذاہب میں اسلام کے اہم فرض کو ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا

نمبر ۴ | اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۳۳ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

KHILAFAT LIBRARY

شہریار پٹیالہ کی خدمت عالیہ میں قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کا تحفہ

یہ خبر مسلم دنیا میں نہایت انبساط سے سُنی جائیگی کہ ہز ہائینس مہاراج دھیراج شہریار پٹیالہ نے ۲۶ اپریل کو خاکسار اڈیٹر نور کے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو شکریہ سے شرف قبولیت بخشا۔ حقیقتاً مہاراجہ بہادر نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو قبول فرما کر مسلم دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مہاراجہ بہادر کے دل میں مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کا کس قدر خیال ہے جس وقت خاکسار اڈیٹر نور نے قرآن مجید کے اس ترجمہ کو پیش کیا، تو حضور نے بڑے احترام سے لیتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ جس کے جواب میں خاکسار نے یہ عرض کیا کہ حضور نے مسلمانوں کے اس تحفہ بے بہا کو قبول فرما کر دنیا کے ساٹھ کروڑ مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دیا ہے، جواب میں ہز ہائینس نے فرمایا کہ خواہ میرا ذاتی مذہب کچھ بھی ہو مگر میرے دل میں تمام مذہبی کتب کا احترام ہے بلاشبہ ہز ہائینس کے یہ الفاظ اپنے اندر جو منزلت رکھتے ہیں وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور ایک والئی ریاست کو ایسا ہی وسیع القلب ہونا چاہئیے۔ یقیناً مہاراجہ بہادر نے قرآن شریف کے اس مقدس تحفہ کو قبول فرما کر نہ صرف مسلم دنیا کو شکرگذاری کا موقعہ دیا ہے بلکہ دیگر والیان ریاست کیلئے ایک بہترین مثال قائم کی ہے اور یہ ایک ایسی روح ہے جو دنیا میں ایک والئے ریاست کو ہر دلعزیز بنا سکتی، اور مختلف اقوام میں امن کا توازن قائم کر سکتی ہے

T.33.

آفتاب برقی پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے قادیان، ضلع گورداسپور سے شائع کیا ؎

KHILAFAT LIBRARY

شہریار پٹیالہ کے حضور میری باریابی

مجھے ۲۶ر اپریل کا روز بہت دیر تک یاد رہیگا جبکہ ہز ہائینس مہاراجہ دھیراج مہندر بہادر جی سے مجھے ملاقات کا موقعہ ملا، یہ یادگار اس لئے نہیں کہ میں نے ایک مہاراجہ سے ملاقات کی بلکہ اسلئے کہ باوجود ایک بڑے والئی ریاست ہونیکے آپ کے اخلاق کریمانہ کا درجہ بہت بلند پایا جب میں نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کا تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کیا تو حضور نے ازراہ اخلاق حسنہ خاکسار کا شکریہ ادا کیا، حالانکہ شکریہ مجھے ادا کرنا چاہئے تھا، جس کے تحفہ کو یہ شرف قبولیت بخشا گیا، مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

تواضع زگردن فرازاں نکوست

گدا گر تواضع کند خوے اوست

ہز ہائینس کی گفتگو بہت سلجھی ہوئی اور اس میں ایک بے تکلفی کا رنگ تھا، میرا خیال تھا، کہ شاید مجھے قدم قدم پر درباداری اور تکلفات سے کام لینا پڑے، مگر حضور کے پہلے ہی فقرہ نے میرے اس ظن کو باطل کر دیا، اور میں نے محسوس کیا کہ میں ایک نہایت ہی مہربان اور کرمفرما والئے ریاست کے حضور کھڑا ہوں۔

آپ کا چہرہ بارعب، گفتگو میں حلاوت، اور تدبر، آپ اپنی رعایا پر بہت مہربان ہیں، اور اپنی مسلمان رعایا میں بہت سر دلعزیز ہیں، اور بحیثیت حکمران کے ہندو، سکھ، اور مسلمان آپ کے سامنے مساوی ہیں، مجھے ایک نہایت ہی واقف کار دوست نے بتلایا کہ حضور کی ریاست کا ایک مسلمان اہلکار جسے عنعہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی وہ حضور کی خدمت میں سلام کیلئے حاضر ہوا، اور حضور نے یہ معلوم کر کے کہ یہ اہلکار حج کو جا رہا ہے حکم صادر فرمایا۔ پانچصد نقد دیا جائے، اور اس کے علاوہ چھ ماہ کی تنخواہ پیشگی ادا کی جائے، یہ تو آپ کے کرم کی رعایا پروری کا ایک معمولی سا واقعہ ہے ورنہ سچ یہ ہے کہ آپ کا عہد سعید اس قسم کی زندہ مثال اور رعایا پروری کے واقعات سے بھرا پڑا ہے دعا ہے کہ خدا ایسے رعایا پرور حاکم کو دیر تک سلامت رکھے۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ پر جناب سردار ابیل سنگھ صاحب ایم - اے پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ کا بصیرت افروز تبصرہ

میرے لڑکا عزیز محمد آصف جس نے اس سال سیکنڈ ایر کا امتحان دیا ہے، اس کالج میں پڑھتا ہے میں نے اس کے ہاتھ ایک کاپی قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی جناب پرنسپل صاحب موصوف کی خدمت عالیہ میں ارسال کی، بعد ازمطالعہ اس پر جو صاحب موصوف نے تبصرہ فرمایا، وہ درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

مکرمی شیخ صاحب، تسلیم - چار ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا، کہ عزیز محمد آصف نے جناب کا بھیجا ہوا ایک نسخہ ترجمہ قرآن مجید مجھے دیا، اگرچہ عام طور پر میں کالج کے طلبا یا ان کے رشتہ داروں سے کوئی تحفہ لینا مناسب نہیں خیال کرتا، لیکن جناب نے کچھ تحفہ ہی ایسا انتخاب کیا، کہ میرے لئے انکار کرنا بے ادبی میں داخل ہوتا، میں نے محمد آصف سے کہہ دیا تھا، کہ میری طرف سے آپ کا شکریہ ادا کردے اور کہ میں خود ترجمہ قرآن شریف شروع سے آخر تک پڑھنے کے بعد شکریہ کا خط آپ کی خدمت میں لکھوں گا، چونکہ جناب نے ترجمہ کے متعلق میری رائے بھی طلب کی تھی، دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا، اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں، میں نے پہلے بھی انگریزی میں ترجمہ قرآن شریف کا پڑھا ہے، لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپ کا ترجمہ پڑھنے سے نصیب ہوا ہے، وہ پہلے نہیں ہوا تھا، اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں، آپ نے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بڑا احسان کیا ہے، کیونکہ سچائی سچائی ہے خواہ کسی کتاب سے ملے، مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو بغور پڑھا تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں، دور ہو جائیں گی، خدا آپ کو اس محنت کا اجر عظیم دے۔

میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایسا تحفہ بھیجا، جو دینی اور دنیوی ترقی میں مدد کرنے والا ہے۔

اگر آپ کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں، تو بندہ کے ہاں ٹھہرنے کی تکلیف فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں، عزیز محمد آصف ہر طرح خوش ہے امید کہ خداوند کریم اس امتحان میں اسے کامیابی بخشے گا۔

نور - جس قوم میں جناب پرنسپل صاحب موصوف جیسی فاضل اور منصف مزاج ہستیاں ہیں وہ قوم ہر طرح مبارکباد کی مستحق ہے، اس ترجمہ کے شائع کرنے سے میری یہ غرض تھی کہ سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی، کشیدگی، اور تنفر کی خلیج حائل ہے وہ دور ہو جائے، سو الحمدللہ کہ میری یہ مقدس غرض اس ترجمہ سے باحسن وجوہ پوری ہو رہی ہے، اب دوستوں کا فرض ہے کہ مقدس کتاب کا یہ مقدس ترجمہ نہایت وسیع پیمانہ پر گورمکھی دان سکھوں اور ہندوؤں میں مفت تقسیم کریں، یہ ضخیم کتاب جس کا حجم ۲۰×۲۶/۸ ، ۲۸ صفحات کا ہے، کاغذ ڈمی نہایت اعلیٰ، جلد سنہری، ہدیہ بوائے نام صرف ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ - حالانکہ قریباً ایک روپیہ کی تو اس کی جلد ہی ہے اسلئے ہر ایک دوست باآسانی خرید کر مفت تقسیم کر سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر اخبار نور، نور بلڈنگ، قادیاں، ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دُنیا میں امن کسطرح قائم ہو سکتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

دنیا میں جس قدر تنفر اور عداوت اور ایک دوسرے سے بُعد ہے، یہ سب جہالت یا عدم واقفیت کا نتیجہ ہے اگر ہم کسی طریق سے اس مذموم جذبہ کو دور کر سکیں تو یقیناً دنیا بہشت کا نمونہ بن سکتی ہے اور اس کا یہی طریق ہے کہ ہم دوسروں کو اصل حقیقت سے آگاہ کر سکیں ایک چیز خواہ کتنی مفید اور قابل قدر کیوں نہ ہو، مگر جب تک دنیا کو اس سے آشنا نہ کرایا جائے، یقیناً اس کی قیمت ایک عام چیز سے زیادہ نہیں ہو سکتی، عام طور پر ہندوستان میں غیر مسلموں میں قرآن شریف کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں اور مذموم جذبات موجود ہیں، عوام یہی سمجھتے ہیں کہ قرآن شریف کی یہی تعلیم ہے، کہ کافروں کو مارو اور لوٹو مجھے یہ کہنے کی اجازت ہونی چاہیئے، کہ اس بُرے جذبہ کی موجودگی جو درحقیقت دنیا کے امن کو تباہ و برباد کرنیوالی ہے، اس کے ذمہ دار غیر مسلم نہیں بلکہ ہم خود مسلمان ہیں، کیونکہ ہمیں ہندوستان میں رہتے ہوئے صدیاں گذر گئیں، مگر ہم نے ہندو پبلک کو ان کی اپنی زبان میں قرآن شریف کی تعلیم سے روشناس نہیں کرایا، حالانکہ ایک تبلیغی جماعت کا یہ سب سے پہلا فرض ہونا چاہیئے تھا، دور کیوں جاؤ ذرا اپنی ہمسایہ قوم عیسائیوں کی طرف دیکھو کہ اس باہمت قوم نے دنیا کی ۹۰ فیصد السنہ میں سے ۸۷۵ زبانوں میں اپنی مقدس کتاب کا ترجمہ کر کے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے، جو باقی ۲۵ زبانیں رہ گئی ہیں وہ بھی ایسی ہیں کہ جن کے تاحال حروف ایجاد نہیں ہوئے ورنہ یہ باہمت قوم اسے بھی بہت جلد پورا کر دیتی عیسائیت کیلئے بحیثیت مجموعی جو عمدہ فضا پیدا ہو رہی ہے، اس کیلئے سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ انھوں نے دنیا کو اپنے مذہب اور کتاب کے متعلق بہترین رنگ میں واقف کرا دیا ہے، ہمارا یہ ایمان ہے کہ قرآن شریف بائیبل کی نسبت اپنے اندر زیادہ محاسن اور خوبیاں رکھتا ہے

مگر جب تک ہم دنیا کو اس سے روشناس نہ کرائیں دنیا کیسے واقف ہو، یقیناً اس کی مثال ایسی ہی ہے جس طرح کہ لعل کو صندوق میں بند کر کے رکھ چھوڑیں اور پھر یہ گلہ کریں کہ کوئی قدردان نہیں ملتا، اور پھر آج کل تو ہے ہی پروپگنڈا کا زمانہ، دنیا کی موجودہ دوڑ میں وہی قوم اپنے توازن کو قائم رکھ سکے گی، جو اس دوڑ میں اپنے آپ کو تیز رو ثابت کر سکیگی،

اس اہم مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے باوجود بے بضاعتی اور پھر قدم قدم پر رکوں کے خاکسار ایڈیٹر نور نے فرقان پاک کا گورمکھی ترجمہ کیا تاکہ گورمکھی دان ہندو عموماً اور سکھ خصوصاً فرقان شریف کی اعلیٰ تعلیم سے بخوبی آگاہ ہو کر اپنی ہمسایہ قوم مسلمانوں کے مذہبی عقائد کو بخوبی سمجھ سکیں، اور الحمدللہ کہ اس مقدس ترجمہ سے میری یہ اہم غرض باحسن وجوہ پوری ہو رہی ہے، جس کیلئے آپ اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۱۰ و ۱۱ پر سکھ صاحبان کی قیمتی آراء ملاحظہ فرمائیں گے اب دوستوں کا یہ فرض ہے، کہ اس بابرکت ترجمہ کو نہایت وسیع پیمانہ پر سکھوں اور گورمکھی دان ہندوؤں میں مفت تقسیم کریں، ۷۲۸ صفحات، سائز بڑا، کاغذ دبیز، جلد سنہری، ٹائپ نہایت نفیس، اس قدر خوبیوں کی کتاب بھلا عہ پر مہنگی ہے، حالانکہ ایک روپیہ تو اس کی جلد کی ہی قیمت ہے، اور یہ برائے نام ہدیہ محض اس غرض کے لئے رکھا گیا ہے، تاکہ غیر مسلموں میں اس کی اشاعت نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ہو سکے، اگر ہم کثرت کے ساتھ مقدس کتاب کے اس بابرکت ترجمہ کو سکھوں میں پھیلا سکیں، تو یقیناً پنجاب کی فضا آج ہی خوشگوار ہو سکتی ہے، خدا کرے ہم اپنے اس اہم فرض کی ادائیگی کو محسوس کر سکیں، بلاشبہ ہر ایک کار خیر اپنے اندر خوبی رکھتا ہے مگر قرآن شریف کی خدمت سے بڑھکر ایک مسلم کے لئے اور کیا سعادت ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سعادت دارین کے حاصل کرنیکی توفیق دے۔

شذرات

قرآن شریف کا ہندی ترجمہ

یقیناً دوست یہ سُن کر خوش ہوں گے، کہ میں نے فرقان پاک کا ہندی ترجمہ بھی مکمل کر لیا ہے، گورمکھی ترجمہ کی نسبت ہندی ترجمہ کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ گورمکھی تو صرف پنجاب میں ہی رائج ہے مگر ہندی تمام ہندوستان پر حاوی ہے، جو خوشگوار نتائج بفضل ایزدی گورمکھی ترجمہ پیدا کر رہا ہے خدا کے کرم سے اس سے بھی زیادہ خوشگوار نتائج ہندی ترجمہ سے والستہ ہیں، میں نے قریباً تین سال کی روزانہ چودہ چودہ گھنٹے لگاتار محنت سے ہندی ترجمہ تو الحمدللہ پورا کر لیا، محنت کرنا تو میرے بس کی بات تھی، مگر ہندی ترجمہ پر کم از کم پانچ ہزار روپیہ کا خرچ میری طاقت سے بسا بعید ہے، دوستوں کو اس کار خیر کی انجام دہی کیلئے بہت ہی جلد توجہ کرنی چاہیئے، اگر کوئی صاحب ہمت اس کار خیر کا بیڑہ اُٹھانے کیلئے اُٹھ کھڑا ہو تو یقیناً یہ نیک کام حسنات دارین کا موجب ہوگا، خداوند تعالیٰ توفیق دے، اور پھر یہ ہندی ترجمہ بھی وسیع اشاعت کی غرض سے برائے نام ہدیہ پر ہی ہندوؤں میں تقسیم ہوگا۔

پولیس کی فرض شناسی

۲۰ راپریل کو میرا لڑکا عزیز محمد ہارون جس کی عمر ۱۲ سال کی ہوگی، جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ساتویں جماعت میں تعلیم پاتا ہے، اور جس کے ساتھ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم کا لڑکا بشیر احمد جس کی عمر بھی قریباً اتنی ہی ہوگی، دونوں سائیکل پر سوار ہو کر نہر کے پل پر جو قادیان سے قریباً ۳ - ۴ میل کے فاصلہ پر ہوگا، سیر کیلئے گئے، دن کے بارہ ایک بجے کے قریب جبکہ وہ سیر سے واپس آرہے تھے، نہر کی پٹڑی پر تین سکھوں نے ان کا راستہ روک لیا، اور کلہاڑی دکھلا کر کہا کہ بائیسکل دیدو ورنہ ہم تمہیں

KHILAFAT LIBRARY

قتل کر ڈالیں گے، اس طریق سے ان سے زبردستی سائیکل چھین لی، ہو سکتا تھا کہ میں کسی دوسری وجہ سے اپنے سوا سو روپیہ کے سائیکل کے چھن جانے کی زیادہ پرواہ نہ کرتا، مگر میں نے خیال کیا کہ اگر اس کا سدباب نہ کیا گیا، تو ایسی سنگین وارداتوں کا باب کھل جائے گا، آج انھوں نے میرے بچے کی سائیکل چھینی ہے کل کو کسی اور بچے پر ہاتھ صاف کرینگے کیونکہ عموماً احمدی بچے اور مستورات اس طرف آتے جاتے رہتے ہیں، اس اہم غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس سنسنی خیز واقعہ کی پولیس کو اطلاع دینی نہایت ضروری سمجھی، جہاں یہ وقوعہ ہوا تھا وہ تھانہ دہاریوال کے علاقہ میں ہے، اطلاع ملنے پر پولیس نے فوراً ایکشن لیا، رات دن کی تگ و دو اور دوڑ دھوپ سے آخر ملزمان کو پکڑ لیا، اور سائیکل بھی برآمد کرلی، مجھے اس کا ذاتی علم ہے کہ اس وقوعہ کو برآمد کرنے کے لئے پولیس نے کس قدر غیر معمولی مشقت اور تدبر سے کام لیا، اس کیلئے چوہدری نند لعل صاحب سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ دہاریوال، چوہدری جنگ بہادر صاحب ہیڈ کنسٹبل چوکی پولیس ظفروال اور ان کا عملہ اور چودھری سلطان الملک صاحب ذیلدار ڈیری والہ اور سردار بوڑ سنگھ صاحب ساہوکار ملہیاں خاص طور پر قابل شکریہ ہیں، جنہوں نے اس وقوعہ کو برآمد کرانے کیلئے غیر معمولی تندہی، جانفشانی اور حکمت سے کام لیا، ورنہ اس وقوعہ کا پتہ چلنا قریباً مشکل تھا، اگر میں یہ کہوں کہ پولیس کے عملہ نے اس کو برآمد کرنے کے لئے رات دن ایک کر دیا، تو مبالغہ نہیں ہوگا، بلاشبہ ایسے مستعد پولیس افسروں اور کارکنوں پر محکمہ پولیس جسقدر بھی فخر کرے کم ہے، میں اس کیلئے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں جن کو ایسا دیانتدار اور فرض شناس عملہ میسر آیا ہے، ان واقعات کی موجودگی میں اس امر سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے، کہ پبلک امن کیلئے محکمہ پولیس کا وجود نہ صرف لبسا غنیمت بلکہ نعمت غیر مترقبہ ہے، اور اس محکمہ کی جتنی بھی قدر اور تعریف کی جائے، کم ہے۔ اس مقدمہ کے ختم ہونے پر میں انشاء اللہ تعالٰی اس پر مزید وضاحت سے لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں ۔

آریہ سماج اور گوشت خوری

۲۸ بگھر سمت ۱۹۶۹ کا "آریہ گزٹ" لاہور لکھتا ہے کہ:-

"آریہ سماج میں گوشت خوری کا رواج بہت ہے چنانچہ کالج پارٹی یا مانس پارٹی کے ذکر کو چھوڑ کر (ایڈیٹر آریہ گزٹ کے قول کے موافق) اگر آریہ سماج میں کوئی مانس کھانے والوں کی مردم شماری کرے تو سب سے زیادہ تعداد مہاتما پارٹی کے پردھانوں منتریوں، پرتشٹھت سبھاسدوں اور ممبروں کی نکلے گی"

نور، اس بات پر رہ رہ کر تعجب آرہا ہے کہ ایک طرف تو آریہ سماج پلیٹ فارم پر گوشت خوری کی تردید میں لیکچر دیتی ہوئی تھکتی نہیں، اور اس موضوع پر آئے دن مسلمانوں سے مباحثات کی طرح ڈالتی رہتی ہے مگر دوسری طرف اندرون خانہ یہ حال ہے، ایسے حالات میں میں تو یہی کہونگا، کہ گوشت خوری کے مضمون پر مسلمانوں کا آریہ سماج سے مباحثہ کرنا اپنے وقت کو ضائع کرنا ہے۔

ہندوؤں میں عورتوں کی حالت

۸ ر اپریل ۳۳ء کا گورو گھنٹال لکھتا ہے کہ:-

"سوہاگنوں کا ایک طبقہ جو بد قسمتی سے کسی معمولی نقص کے سبب اپنے پتیوں سے تیاگی گئی ہیں، اور عمر بھر بیوگی کی زندگی بسر کرتی ہیں، خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے کیونکہ جو پرش ان ابلاؤں پر ظلم روا رکھتے ہیں وہ خود تو دوسرا بیاہ کر کے آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں لیکن یہ معصوم اور انجان دیویاں اندر ہی اندر گھل گھل کر جان کھو دیتی ہیں"

نور۔ بلاشبہ اس شق میں ہندو عورتوں کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے، سچ پوچھو تو اس کا ذمہ دار ہندو دہرم اور اس کا قانون ہے، جس میں نہ تو طلاق کی اجازت ہے اور نہ ہی خلع کی، اگرچہ آئے روز ہندو سوسائٹی میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں جس سے میاں بیوی سے اور بیوی میاں سے علیحدگی اختیار کرتے رہتے ہیں، اور سچ پوچھو تو ایسی حالت میں انہیں اسلامی اصول یا قانون کی ہی شرن لینی پڑتی ہے، میں ہندو سوسائٹی کو یہ مشورہ دونگا کہ وہ جہاں تک ہو سکے اپنے قانون سے ایسی خامیوں کو دور کرے تاکہ ان کی ڈومسٹک لائف (گھریلو زندگی) خوشگوار بن سکے۔

اچھوت اور ہندو

جناب گاندھی جی کے دل میں یہ بہت درد ہے کہ جس قدر جلد ہو، اچھوتوں کا اچھوت پن دور ہو سکے، مگر صدیوں کے تمدن کو پلٹنا اور جبکہ اس کے سر پر منو کا قانون موجود ہی بہت ہی مشکل ہے، اس کی اصلاح کا پہلا زینہ یہ ہے، کہ منوسمرتی کی بجائے کوئی اور سمرتی وضع کی جائے، مجھے یہ کہنے کی اجازت ہونی چاہیئے، کہ ایسی سمرتی مسلم سمرتی سے بڑھ کر کہیں بھی نظر نہیں آئے گی، اس کے بعد اس قابل اصلاح تمدن کی خود بخود اصلاح ہو جائے گی، ورنہ منوسمرتی کی موجودگی میں اس تمدن کی اصلاح بہت مشکل ہے، جہاں تک میں نے غور کیا ہے، ہندوؤں کے جتنے ودوان یا رشی منی آئے، انھوں نے پہلی سمرتیوں پر خط تنسیخ نہیں کھینچا، ہاں اپنے رنگ، ذوق اور فہم کے مطابق اس میں کھینچا تانی کی کوشش کی گئی، یہی وجہ ہے کہ اس کا قابل اعتراض پہلو ابھی تک جوں کا توں موجود ہے۔

بکرے کا خون پی لیا!

یکم مئی ۳۳ء کا "موجی" امرتسر لکھتا ہے کہ:-

"شریمان سوڈھی تیجا سنگھ جی تخت حضور صاحب (ناندیڑ دکن میں سکھوں کا ایک بڑا عظیم الشان گوردوارہ ہے جہاں سکھوں کے دسویں گورو کی سمادھ بتلائی جاتی ہے) میں "ہولے" کی تقریب کا حال اس طرح بیان کرتے ہیں، سری دہم گرنتھ کا پرکاش کیا گیا، اور اس کے سامنے ایک بکرا کھڑا کر کے ایک سنگھ نے دونوں ہاتھوں میں تلوار پکڑ کر اس کی گردن اڑا دی، جسے ایک سکھ چاندی کے تھال میں اٹھا کر فوراً ہی تخت صاحب پر لے آیا، بکرے سے

بہتی ہوئی خون کی دھاروں کو ایک سکھ نے لوہے کے برتن میں ڈال کر فوراً پی لیا، اور برتن کو بھی پانی سے دھو کر پی گیا، ایک بکرے کی درشنی ڈیوڑھی کے سامنے گردن اڑائی گئی، اور اس کا خون بھی وہی سکھ پی گیا اور تخت صاحب پر گئی سری کے تازہ خون سے پوجاری بھائی ہیرا سنگھ نے تیر کے ذریعہ سب اسلحہ کو تلک لگایا۔

نور۔ جہاں تک میں نے سکھ مذہب کا مطالعہ کیا ہے، بکرے کے خون کے پینے اور اس طرح قربانی کر کے اسلحہ کو خون کے نشان لگانے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے، یہ سب ہندوؤں کی قدیمی رسم قربانی کا تتبع ہے۔ مجھے خوشی ہوگی، اگر کوئی سکھ عالم و فاضل اس پر وضاحت سے روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا، کیونکہ بادی النظر میں بھی یہ فعل کوئی مستحسن نہیں کہا جا سکتا۔

ہمارے سکول کا بہترین نتیجہ

اس دفعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ۲۸ طلباء انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے، الحمدللہ جن میں سے ۲۵ پاس اور ۳ فیل نکلے، میرا خیال ہے کہ اس عمدہ نتیجہ نے سکول کا گذشتہ ریکارڈ مات کر دیا ہے، اس کے لئے میں مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اور آپ کے عملہ کو مبارکباد دیتا ہوں، بیرونجات کے دوستوں کو چاہیئے، کہ وہ کثرت سے اپنے بچوں کو اس سکول میں پڑھنے کیلئے بھیجیں، یقیناً بچے یہاں داخل ہو کر جہاں ایک طرف دنیوی تعلیم سے اپنے آپ کو سرفراز پائیں گے، وہاں دینی تعلیم سے بھی مالا مال ہوں گے۔

پاس ہونے والے طلباء مع ان کے حاصل کردہ نمبروں کی فہرست درج ذیل ہے:—

عبداللہ مصطفےٰ (چینی)	۵۰۳	منین العابدین	۳۶۳
امیر احمد I	۳۶۳	ناصر احمد	۳۹۰
محمد ہاشم	۴۶۰	عبدالمنان I	۴۶۶
عبدالمنان II	۳۵۷	امیر احمد میرزا	۳۲۰
محمد شریف احمد	۴۹۳	عبدالکریم خاں	۵۶۶
عبدالرحیم	۵۲۸	شریف احمد	۴۶۱
بشیر احمد II	۴۵۰	محمد سرور شاہ	۵۲۴
محمد حنیف	۲۹۶	عبدالحی	۴۵۴
نذیر احمد	۴۲۸	محمد علی	۳۶۷
راجکمار محمد حسین سرور	۴۵۶	غلام رسول	۳۹۷
بشیر احمد شیخ II	۳۸۱	محمد یوسف	۴۱۸
فضل الرحیم	۴۰۱	نذر حسین	۴۴۷
عطاء اللہ	۴۳۵		

KHILAFAT LIBRARY

معزز معاصرین کا مستحسن رویہ!

میری ہز ہائینس مہاراجہ بہادر پٹیالہ کے ساتھ ملاقات اور حضور مہاراجہ بہادر کے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے تحفہ کو قبول فرمانے کے واقعہ کو الفضل، سول اینڈ ملٹری گزٹ، ایسٹرن ٹائمز، انقلاب، پرتاپ، ملاپ، پرکاش وغیرہ اخبارات نے نہایت اچھے الفاظ میں لکھا ہے، میں ان معاصرین کا مشکور ہوں، بلاشبہ ان اخبارات نے اس واقعہ کو اس رنگ میں اپنے ناظرین تک پہنچا کر ہندوستان میں شانتی اور امن کی فضاء پیدا کرنے کی قابل تعریف کوشش کی ہے، کیونکہ کسی غیر مسلم والئے ریاست کا مسلمانوں کے اس بے بہا تحفہ کو قبول فرمانا یہ اس بات کی صریح علامت ہے کہ اس والئی ریاست کے دل میں مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کا کس قدر خیال ہے اور یہی مبارک روح دنیا میں امن اور شانتی پیدا کرنے کا موجب ہے۔

درخواست دُعا

جناب منشی محمد حسین صاحب احمدی سب اورسیر، ملٹری ورکس، سرو کئی اور جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی اپنے بعض مشکلات کی دوری کیلئے دوستوں سے دعا کے خواستگار ہیں، لہٰذا دوست خصوصیت سے ان ہر دو بھائیوں کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ کریم جلد سے جلد ان کی مشکلات دور فرمائے، امین۔

[illegible]

رندھیر کالج کپورتھلہ کی خصوصیت

آج کل تعلیمی اخراجات جس قدر بڑھے ہوئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے، لاہور وغیرہ مقامات پر ایک کالجیٹ طالب علم کا ماہوار خرچ کم از کم للغہ ۵ (پچاس) روپیہ اُٹھتا ہے اور اسوقت دنیا کی اقتصادی حالت جسقدر کمزور ہو رہی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں، رندھیر کالج کپورتھلہ کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ وہاں ایک غریب طالب علم اٹھارہ ۱۸ روپیہ ماہوار پر بھی گذارہ کر سکتا ہے، اور امیر طلبا جسقدر چاہیں، اور علاوہ ازیں مسلم طلبا کیلئے رہائش اور خوراک کا علیحدہ انتظام ہے، وہاں لڑکے سینما اور تھیئٹر وغیرہ اخلاق کش محرکات سے بھی بہت حد تک محفوظ رہتے ہیں، اور پرنسپل صاحب طلبا کی اخلاقی بہتری کا خصوصیت سے خیال رکھتے ہیں، میں اپنے دوستوں کو مشورہ دونگا کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کیلئے کالج میں بھیجتے وقت کپورتھلہ کالج کی ان خصوصیات سے ضرور فائدہ اُٹھائیں۔ اس

سلسلہ رفیق الاسلام

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جناب مولانا مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے پلیڈر گوڑگانوہ کو جو اسلامی بہتری کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں، تحریری تبلیغ کے شعبہ میں مولانا ممدوح خاص خصوصیت رکھتے ہیں، اسلام کے درد کیلئے خداوند قدوس نے آپ کو ایسا بیچین دل دیا ہے کہ جبتک آپ اسلام کی بہتری کیلئے کوئی کار خیر نہ بجا لائیں، آپ کو چین نہیں پڑتا، عرصہ سے آپ نے سلسلہ رفیق الاسلام شروع کر رکھا ہے، اسوقت میرے سامنے اس کا دسواں نمبر ہے جس کا نام نسخہ زکوٰۃ (صفحات ۱۱۶) ہے اس ہار کا ہر ایک موتی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہے، یہ لٹریچر قومی بنیادوں کو مضبوط بنانے والا ہے، ہر ایک دوست کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے، محض محصولڈاک پر یہ ٹھوس اور مفید لٹریچر لوگوں کو مفت بھیجا جا رہا ہے، ایسے اہم کام قومی توجہ کو خصوصیت سے چاہتے ہیں اسلئے جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ ضرور اس کار خیر میں جناب مولوی صاحب ممدوح کا ہاتھ بنا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

KHILAFAT LIBRARY

اچھوتوں کے مصائب اور ہندوستان کی مشکلات کا واحد حل اسلام ہے

(ازجناب شیخ خالد لطیف صاحب گابا)

جب سے اسلام دنیا کے میدان میں ایک فاتح کی حیثیت سے گامزن ہوا ہے، اسلام کا عروج بلاشبہ تاریخ بنی نوع انسان کا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جہاں بعض دیگر مذاہب نے جو ہمارے علم میں ہیں چند ایسے سلاطین کے بل بوتے پر دنیا میں سست رفتاری سے اپنی راہ پیدا کی جنہوں نے ان مذاہب کو قبول کر لیا تھا اور جہاں ایسی راہ بھی طویل اور زبردست جدوجہد کے بعد ہی پیدا ہو سکی، وہاں اسلام باوجود پریشان کن حالات اور زمانہ کی ناسازگاری کے اپنا حق و صداقت کا پیغام لے کر بغیر کسی قابل ذکر سہارے کے میدان عمل میں کامیابی کے ساتھ آموجود ہوا، اسلام کا آغاز ایک ایسی قوم میں ہوا، جسے دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ اور ایک ایسے ملک میں ہوا جو دنیاوی آرام و آسائش کی نعمتوں سے یکسر محروم تھا، بایں ہمہ اسلام میں وہ شان و شوکت موجود تھی کہ وہ صحراؤں کی باد صرصر کی تندی کے ساتھ قدم بڑھاتا چلا گیا، اور ایک ڈیڑھ صدی کے قلیل عرصہ میں فاتحانہ انداز سے بڑی بڑی سلطنتوں کو زیر و زبر کرتا ہوا، پرانے دقیانوسی مذاہب کے جمے ہوئے قدموں کو اکھاڑتا ہوا، مختلف اقوام کی امیدوں اور خواہشوں کو نئے سانچے میں ڈھالتا ہوا، اور دنیا کے طول و عرض میں عظیم الشان برادری کے رشتے قائم کرتا ہوا، کرہ ارضی کے ان تمام خطوں میں جا پہنچا جن سے اس وقت کی دنیا واقف تھی، عیسائی اور دیگر حرف گیر اسلام کی ان فتوحات کو اسلامی سپاہ کی چابکدستی اور جنون مذہبی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں مگر یہ امر مسلمہ ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیرو اور جانشین معاذاللہ کوئی لٹیرے اور قزاق نہ تھے، اور نہ وہ کبھی غارت گری اور لوٹ مار کی طرف مائل ہوئے، نہ کبھی سیاسی یا اقتصادی دستبرد اور تفوق کا انہیں خواب بھی آیا، یہی نہیں کہ مذہبی جنون ان لوگوں کے مقاصد کا کوئی جزو نہ تھا، بلکہ خود بانی اسلامؐ نے بھی صدق دل سے غیر مبہم طور پر اس کو ناپسند فرمایا اور خود قرآن کریم میں بھی اس مذہبی جنون کے خلاف صریح امتناعی احکامات موجود ہیں۔

حیرت انگیز فتح و کامرانی

یہ مسلم فاتحین کا تعصب نہ تھا، جس کی وجہ سے اسلام کے نام لیواؤں میں بتدریج سینکڑوں اور ہزاروں اور لاکھوں کا اضافہ ہوتا چلا گیا، اور نہ ہی اس اضافہ کا تعلق کبھی لڑائیوں کے نتائج سے وابستہ رہا ہے کئی مرتبہ اسلامی عساکر نے شکستیں بھی کھائیں، اور جدال و قتال کا نتیجہ کبھی موافق اور کبھی مخالف بھی نکلتا رہا، تاہم بحیثیت مذہب کے فتح و کامرانی کا سہرا ہمیشہ اسلام ہی کے سر رہا، جہاں بھی مسلمان گئے۔ انہوں نے اس شاندار تمدن کا مظاہرہ عملی رنگ میں اپنے افعال سے پیش کیا، جس کی طرح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈالی تھی، ان کے مذہب کی سادگی اور ان کی دیانتداری کے مقابلہ میں دقیانوسی مذاہب کی لغویات ایک ڈھونگ نظر آنے لگیں، اور اصول تقابل کے عمل سے اسلام کی شان کو چار چاند لگ گئے، اور وہ اور بھی نمایاں آب و تاب سے چمکنے لگا، اس زمانہ کے دوسرے بگڑے ہوئے اور زوال پذیر مذاہب کے مقابلہ میں دنیا نے مذہب اسلام کو سادہ، روح پرور اور جرأت آموز پایا، اس پر آزادانہ طور سے مختلف اقوام کے ساتھ رشتہ مناکحت جوڑنے اور توحید اور اخوت کے دو بنیادی اصولوں کو عملی جامہ پہنانے نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا، اور اسلام نے دنیا بھر کے قلعوں میں سے مضبوط ترین قلعہ کو سر کر لیا اور اس پر پرچم ہلال بصد آب و تاب لہرانے لگا، یعنی مذہب اسلام نے بنی نوع انسان کے دل کو مسخر کر لیا، اور لفظ اسلام کامیابی و کامرانی کے مترادف ہو گیا، یہ وہ حیرت انگیز فتح تھی جس نے اکثر اوقات فاتح کو مفتوح اور مفتوح کو فاتح کا درجہ دیا ہے، قصہ کوتاہ حی علی الصلوٰۃ کی آواز پر لبیک کہنے سے لوگ فلاح کی راہ پر آگئے، اور بہبود ان کے پاؤں چومنے لگی، تیرہ سو سال کا طویل عرصہ بھی گذر گیا، لیکن پھر بھی مسلمان کے زاویہ نگاہ میں کوئی فرق نہیں آیا، اور وہ اب بھی اسی نظر سے اپنے مذہب کو دیکھتا چلا آتا ہے، جس سے کہ ابتدا میں دیکھتا تھا، آج بھی جس اہم پہلو سے دیکھا جائے، مذہب اسلام وہی اسلام ہے جس کی بنا رسول پاکؐ نے ڈالی تھی، اور آئندہ ایک ہزار سال بعد کا مسلمان بھی بالکل آج کل کے یا آج سے ایک ہزار سال پہلے کے مسلمان بھائی سے ملتا جلتا تھا، جو پیغام رسول پاکؐ نے دنیا کے کانوں تک پہنچایا، اس میں کسی نئی تاویل کی گنجائش نہیں، اور نہ ہی وہ الفاظ جن میں یہ پیغام انسانی کانوں تک پہنچایا گیا، کسی شک کے باعث یا رنگ آمیزی کے متحمل ہو سکتے ہیں، اسلام کا نام لیوا زندگی اور مسلمانوں کو کچھ ایسی خاص نظر سے دیکھتا ہے، کہ جہاں کوئی غیر مذہب کا آدمی اسلام لایا وہیں اس نے اس نئے بھائی کے لئے اپنے دیدہ شوق کو اسی خلوص کے ساتھ فرش راہ بنایا جس خلوص کے ساتھ وہ اپنے دیگر مسلم بھائیوں کا خیر مقدم کرتا ہے، یہی وہ عظیم الشان مساوات اور اخوت کا اصول ہے جو اس شاندار مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔

اچھوتوں کے نام پیغام

اس سلسلہ میں میں ایک ایسے ضروری اور اہم مسئلہ کے متعلق اظہار خیالات کی اجازت چاہتا ہوں، جو قرب کی وجہ سے ہماری فوری توجہ کا محتاج ہے، آپ یقیناً اس اشارہ ہی سے سمجھ گئے ہوں گے، کہ وہ کون سا مسئلہ ہے، آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ یہاں ہمارے سامنے ایک ایسی قوم کے کروڑوں افراد موجود ہیں جسے اچھوت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، برادران اسلام! عمر بھر اچھوت پن کا طوق اچھوتوں کی گردن میں پڑا رہتا ہے جس سے انہیں کوئی مفر حاصل نہیں، یہ لوگ اس لئے اچھوت نہیں کہ انہوں نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے یا یہ کسی مکروہ بیماری میں مبتلا ہیں، بلکہ قدیم الایام ہی سے ان کے باپ دادا اچھوت چلے آئے ہیں اور کٹر ہندو عقائد کی رو سے ان کی ابھی پیدا ہونے والی نسلیں بھی ابدالآباد تک اچھوت ہی رہیں گی۔ راسخ الاعتقاد ہندوؤں کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ قدیم زمانہ میں جو ضابطہ

قوانین برہمنوں نے مرتب کیا تھا، اچھوت ان قوانین کی مفروضہ خلاف ورزیوں کا کفارہ دے رہے ہیں، نہ صرف ایک مسلمان بلکہ ہر عقل سلیم رکھنے والا فہمیدہ انسان ان حالات کو سخت غیر منصفانہ اور توہم پرستی کا نتیجہ قرار دیگا ان حالات میں ان اچھوتوں کے متعلق ہم پر بحیثیت مسلمان ہونے کے فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس سادہ اور دلاویز مذہب کی نورانی شعاعیں اپنے ان اچھوت بھائیوں پر ڈالکر ان کے قلوب کو منور کردیں، اور بت پرستی اور لنگ پرستی کے سنڈاس سے حتی الامکان انہیں بچائیں، بحیثیت انسان ہونے کے یہ فرض ہم پر عائد ہوتا ہے کہ ہم ہر قسم کی سوشل رکاوٹ مجلسی بائیکاٹ، اور غیر منصفانہ عدم مساوات کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالیں، میں بخوبی جانتا ہوں کہ کسی اسلامی اجتماع میں ان فرائض کو یاد دلانا غیر ضروری ہے اور اس بات کو بھی جانتا ہوں کہ جونہی اچھوت اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسولؐ پر ایمان لے آئینگے، اسیوقت ہر مسلمان انہیں اپنی برادری میں جگہ دیدیگا، اور ہر لحاظ سے اُنہیں اپنے برابر تصور کرنے لگیگا، راسخ العقیدہ ہندو اچھوت اقوام کے اسلام قبول کرلینے پر ہرگز معترض نہیں ہوسکتا، ہندوؤں کے معاشرتی نظام میں اچھوت ایک راندہ ہوا نیچ ہے، جس کی زندگی کسی سراپ اور بددعا کی مظہر ہے، اس کا اپنے لئے سیاسی حقوق مانگنا بہت بڑا پاپ ہے، اور پوجا پاٹ میں ان کا حصہ لینا مندروں کو نجس اور ناپاک کردیتا ہے، ایسے حالات میں اگر اچھوت دائرۂ اسلام میں داخل ہوجائیں تو کیا اعتراض ہو سکتا ہے، خصوصاً جبکہ خود ہندو قوم ہی سیاسی تو کیا انہیں انسانی مساوات تک دینے سے قاصر ہے۔

ہندوستان کی مشکلات کا حل

ممکن ہے ان کے سامنے آریہ سماجی شدھی کا طریقہ پیش کریں لیکن یہ اس وجہ سے ہرگز نہ ہوگا، کہ اچھوت کوئی اچھے ہندو ہیں یا ہندو قوم کو ان کی کوئی خاص ضرورت ہے بلکہ محض اس وجہ سے یہ پیشکش ہوگی، کہ کہیں وہ دائرۂ اسلام میں داخل نہ ہوجائیں میں اچھوتوں کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں اور وہ پیغام ایسا ہے جس پر میں نے کامل غور و خوض کیا ہے اور جس کے دینے کا میں سالہا سال سے منتظر چلا آیا ہوں، وہ پیغام یہ ہے کہ اچھوتوں کی روحانی اور دنیاوی نجات اس بات میں ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کی دعوت پر لبیک کہیں، وہ صدق اور سچائی میں ڈوبی ہوئی دعوت یہ ہے، کہ اچھوت سر آنکھوں پر آئیں، اور اس چالیس کروڑ افراد کی برادری میں داخل ہوجائیں جس پر احکم الحاکمین کی حکومت ہے۔

قرآن حکیم منکرین اسلام کی نظر میں

KHILAFAT LIBRARY

(۱) چیمبرز انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے :-

"مذہب اسلام کا وہ حصہ بھی جس میں بہت کم تغیر و تبدل ہوا ہے، اور جس سے اس کے داعی کی طبیعت نہایت صاف صاف معلوم ہوتی ہے اس مذہب کا نہایت کامل اور روشن حصہ ہے، اس سے ہماری مُراد قرآن کریم کے اخلاق سے ہے، ناانصافی، کذب، غرور، انتقام، غیبت استہزا، طمع، اسراف، عیاشی، بے اعتباری، بدگمانی نہایت قابل ملامت بیان کی گئی ہیں، نیک نیتی، فیاضی، تحمل، بُردباری، حیا، کفایت شعاری، سچائی، راستبازی، ادب صلح، سچی محبت، اور سب سے پہلے خدا پر ایمان لانا اور اس کی مرضی پر توکل کرنا سچی ایمانداری کا رکن اور سچے مسلمان کی نشانی خیال کی گئی ہے"

(۲) مشہور مورخ مسٹر گبن لکھتا ہے کہ :-

"قرآن کو مسلمانوں کا ایک عام مذہبی، تمدنی، ملکی تجارتی، قومی، دیوانی اور فوجداری وغیرہ کا ضابطہ کہہ سکتے ہیں، وہ ہر ایک امر پر حاوی ہے، مذہبی عبادات سے لیکر رات دن کے کاروبار اور روحانی نجات سے صحتِ جسمانی، جماعت کے حقوق سے لیکر حقوق افراد، اخلاق سے لیکر جرائم، اور دنیوی سزا سے لیکر دینی سزا و جزا وغیرہ تک کے تمام احکام قرآن میں موجود ہیں اسی سبب سے قرآن اور بائیبل دو مختلف چیزیں ہیں کیونکہ کوسب کہتا ہے کہ :-

بائیبل میں دینیات کا کوئی قاعدہ اور ضابطہ نہیں ہے، بلکہ اس میں قصص ہیں، جن سے عبادت و پرہیزگاری کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں، قرآن اناجیل سے ملتا ہی کہ اس کو ہم صرف مذہبی رایوں اور افعال کی اصلاح ہی کا معیار قرار دیں، بلکہ بخلاف اس کے قرآن میں سیاسی اصول بھی موجود ہیں، انہی اصول پر حکومت کی بنیاد پڑی انہی سے ملکی قوانین اخذ کئے جاتے ہیں، اور روزمرہ کے مقدمات جانی و مالی فیصل ہوتے ہیں"

(۳) مسٹر راڈویل لکھتے ہیں کہ :-

"قرآن ایک نہایت گہری حقانیت ہے، جو ان لفظوں میں بیان کی گئی ہیں، جو باوجود مختصر ہونے کے قوی اور صحیح رہنمائی اور الہامی حکمتوں سے مملو ہیں"

(۴) مسٹر جان ڈیون پورٹ لکھتے ہیں کہ :-

"منجملہ ان خوبیوں کے جن پر قرآن فخر کرسکتا ہے دو خوبیاں نہایت ہی عیاں ہیں، ایک تو وہ مؤدبانہ انداز اور عظمت جس کو قرآن اللہ کا ذکر یا اشارہ کرتے ہوئے ہمیشہ مدِنظر رکھتا ہے کہ وہ اس کی طرف خواہشات رذیلہ اور انسانی جذبات کو منسوب نہیں کرتا کہ وہ تمام مہذب اور شائستہ خیالات، حکایات اور بیانات سے بالکل پاک ہے جو بدقسمتی سے یہود کے صحیفوں میں عام ہیں قرآن تمام ناقابلِ انکار عیوب سے مبرا ہے اس پر خفیف سے خفیف حرف گیری نہیں ہوسکتی، اس کو شروع سے آخر تک پڑھ جائیے مگر تہذیب کے رخساروں پر ذرا بھی جھنیپ کے آثار نہیں پاسے جائیں گے"

(۵) ڈاکٹر سموئیل جانسن لکھتا ہے کہ :-

"قرآن کے مطالب ایسے ہمہ گیر ہیں اور ہر زمانہ کیلئے اس قدر موزوں ہیں، کہ زمانہ کی تمام صدائیں خواہ مخواہ اس کو قبول کرلیتی ہیں، اور وہ محلوں، ریگستانوں شہروں، اور سلطنتوں میں گونجتا ہے قرآن نے اول تو اپنے منتخب قلوب کو تمام دنیا کے فتح کرنے کیلئے مشتعل کردیا اور اس کے بعد وہ ایسی کارکن قوت بنگیا جس کے ذریعہ سے جس وقت عیسائیت تاریکی کی ملکہ بنی ہوئی تھی، یونان اور ایشیا کی تمام روشنی عیسائی یورپ کے گہرے اندھیرے میں پہنچی"

(۶) مشہور جرمن فاضل گوئٹے لکھتا ہے کہ :-

"جس قدر ہم اس سے قریب ہوتے ہیں یعنی اس پر

KHILAFAT LIBRARY

زیادہ غور و فکر کرتے ہیں، تو وہ اسی قدر زیادہ ہمیں اپنی طرف کھینچتا ہے، یعنی اس کے مضامین ہمیں اتنے ہی زیادہ بلند و ارفع معلوم ہوتے ہیں، قرآن کریم اول تو بتدریج فریفتہ کرتا ہے، پھر متعجب بناتا ہے، اور آخر کار ایک سرور انگیز تحیر میں ڈال دیتا ہے، اسی لئے ہم بے اختیار اس عجیب و غریب کتاب کی اہمیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔"

(۷) لڈولف کریہل (جس نے ۱۸۸۴ء میں آنحضرتؐ کے حالات شائع کئے تھے) لکھتا ہے کہ:۔

"قرآن میں عقائد، اخلاق، اور ان کی بنا پر قانون کا مکمل ضابطہ موجود ہے، اس میں ایک وسیع جمہوری سلطنت کے ہر شعبہ کی بنیادیں بھی رکھ دی گئی ہیں، تعلیم، عدالت، حربی انتظامات اور نہایت محتاط قانون غربا وغیرہ کی بنیادیں خدائے واحد کے یقین پر رکھی گئی ہیں۔"

(۸) ڈاکٹر گستاولی بان فرانسیسی اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتا ہے کہ:۔

"کسی مذہبی کتاب کے فوائد عامہ کا اندازہ کرتے وقت یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ اس میں فلسفی خیالات کیسے ہیں، (کیونکہ یہ عموماً بہت کمزور ہوا کرتے ہیں) بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ جن اعتقادات دینی کی تعلیم اس کتاب میں دی گئی ہے، انہوں نے دنیا میں کیا اثر پیدا کیا اور جس وقت اسلام کو اس نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ دنیا کے ان تمام مذاہب میں جنہوں نے قلوب پر حکومت کی ہے، یہ ایک نہایت عالی شان مذہب ہے، البتہ اسلام میں بھی نیکی، انصاف، عبادت وغیرہ کی ویسی ہی تعلیم ہے، جیسی کُل اور ادیان میں لیکن یہ تعلیم اس سادگی اور وضاحت کے ساتھ دی گئی ہے کہ ہر شخص کی سمجھ میں آتی ہے، اسلام قلوب میں اس قسم کا زندہ اور پر زور پر جوش ایمان پیدا کردیتا ہے کہ پھر اس میں مطلقاً شک اور تذبذب کی گنجائش نہیں رہتی، اسلام وہ مذہب ہے، جس کے اعتقادات کا خاصہ یہ ہے کہ ہمارے اخلاق کو نرم کریں (ہم میں نیکی اور انصاف اور دوسرے مذاہب کی رواداری پیدا کریں، مذہب اسلام کے اعتقادات کو زمانہ نہیں مٹا سکا اور آج بھی ان کا اثر ویسا پر زور ہے جیسا پہلے تھا ہمارے اس زمانہ میں جبکہ اسلام سے کہیں پرانے مذاہب کی حکومتیں قلوب پر سے کم ہوتی جاتی ہیں، قانون اسلام کی وہی پہلی حکومت اس وقت تک قائم ہے، ان آیاتِ قرآنی میں جو اوپر نقل کی گئی ہیں، ہم دیکھ چکے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے اپنے ماقبل مذاہب کی اور علی الخصوص مذہب یہود و نصاریٰ کے ساتھ بے انتہا رواداری کی تعلیم دی ہے یہ اس قسم کی رواداری ہے، جو مذہب کے بانیوں میں نہایت شاذ ہے۔"

(۹) مشہور جرمن مستشرق عمانویل ڈاوِش لکھتا ہے کہ:۔

"اس کتاب (قرآن مجید) کی مدد سے عربوں نے سکندر اعظم اور رومیوں کی سلطنتوں سے بڑی دنیا فتح کرلی، فتوحات کا جو کام رومیوں سے سینکڑوں برس میں ہوا تھا، عربوں نے اسے اس کے دسویں حصہ وقت میں انجام پر پہونچایا، اسی قرآن کی مدد سے تمام نامی اقوام میں صرف عرب ہی یوروپ میں شاہانہ حیثیت سے داخل ہوئے، جہاں اہل فنیشیا بطور تاجروں کے اور یہودی لوگ پناہ گزینوں اور اسیروں کی حالت میں پہنچے، ان عربوں نے بنی نوع انسان کو روشنی دکھلائی جب کہ چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی، ان عربوں نے یونان کی عقل و دانش کو زندہ کیا، اور مغرب و مشرق کو فلسفہ، طب اور علم ہیئت کی تعلیم دی، اور موجودہ سائنس کے جنم لینے میں انھوں نے حصہ لیا ہم ہمیشہ اس روز کا ماتم کریں گے جس دن غرنوطہ عربوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔"

(۱۰) مارگولیتھ انگریزی ترجمہ قرآن مترجمہ اڈویل کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"قرآن نے اوّل تو جزیرہ نما عرب کے مختلف صحرائی قبیلوں کو ایک مشاہیر کی قوم میں تبدیل کردیا اور اس کے بعد اس نے اسلامی دنیا کو وہ عظیم الشان سیاسی، مذہبی جمعیتیں قائم کیں، جو آج یوروپ اور مشرق کیلئے ایک بڑی طاقت کا درجہ رکھتی ہیں، قرآن کی خصوصیت یہ ہے، کہ وہ اس جدید علمی اور فلسفی تحریک کا آغاز کرنے والا ہے، جس نے ازمنہ وسطیٰ میں بہترین دل و دماغ رکھنے والے یہودیوں اور عیسائیوں پر گہرا اثر ڈالا ہے تحقیقات سے یہ ظاہر ہوگیا ہے، کہ یوروپ میں علم کے دورِ جدید سے کئی صدیوں پیشتر یوروپ کے علمائے فلسفہ، ریاضی ہیئت اور دیگر علوم کے متعلق جو کچھ جانتے تھے وہ تقریباً سب کا سب اصلی عربی کتابوں سے لاطینی ترجموں کے ذریعہ سے انہیں حاصل ہوا تھا، قرآن ہی نے شروع میں کنایۃً ان علوم کے حاصل کرنے کا ذوق و شوق عربوں اور ان کے دوستوں میں پیدا کیا تھا۔"

(۱۱) مسٹر راڈویل اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"یہ ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ اللہ تعالیٰ کا جو تخیل بلحاظ صفات، قدرت، علم، اور عام ربوبیت اور وحدانیت کے قرآن میں موجود ہے، اس بنا پر قرآن بہترین تعریف و توصیف کا مستحق ہے، اس کتاب میں آسمان و زمین کے واحد خدا پر کامل یقین اور بھروسہ کی گہری اور پُرجوش تعلیم موجود ہے، قرآن نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اس کتاب کی تعلیم میں عناصر موجود ہیں، جن کے ذریعہ سے زبردست اقوام اور فتوحات کرنے والی سلطنتیں بن سکتی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سیدھے سادے چرواہے اور عرب کے بادیہ گرد بدوی لوگ ایک ساحر کی طلسمی چھڑی کی مدد سے یکایک سلطنتوں کے بانیوں، بڑے شہروں کے تعمیر کرنے والوں اور کتب خانوں کے قائم کرنے والوں کی حیثیت میں منتقل ہو گئے، قرآن مجید اس قوت عظیم کا حامل ہے، اور اس کی تعلیم میں وہ اصول موجود ہیں، جو عملی قوتوں کا سرچشمہ ہیں بہ حیثیت ایک مجموعہ قوانین ہونے اور بحیثیت مذہبی نظام تعلیم کے اس کتاب کی فوقیت اور خوبیوں کا اندازہ ان تبدیلیوں سے ہوسکتا ہے جو اس کتاب کے پڑھنے والے لوگوں کی عادات واطوار اور عقائد میں واقع ہوئیں، جنہوں نے اس کتاب کو قبول کیا، قرآن بے شک اپنے پیرو کے لئے باعثِ رحمت و برکت ہے۔"

یہی مصنف اسی دیباچہ میں ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ:۔

"عرب کے سیدھے سادے خانہ بدوش بدو

ایسے بدل گئے، جیسے کسی نے سحر کردیا ہو، بت پرستی کے مٹانے، جنات اور مادیات کے شرک کے عوض اللہ کی عبادت قائم کرنے، اطفال کشی کی رسم کو نیست ونابود کرنے، اور بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازدواج کی تعداد کو گھٹا کر اس کی ایک حد معین کرنے میں قرآن بلاشک عربوں کیلئے برکت اور قدوم حق تھا۔"

(۱۲) مسٹر طامس کارلائل اپنی کتاب ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کی جلد دوم میں لکھتے ہیں کہ:۔

"میرے نزدیک قرآن کی سچائی کا جوہر اس کے تمام معنی میں موجود ہے، جس نے اس کو وحشی عربوں کی نظر میں بیش بہا کردیا تھا، سب سے اخیر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن سب سے اول اور سب سے اخیر جو عمدگیاں ہیں وہ اپنے میں رکھتا ہے اور ہر قسم کے اوصاف کا بانی ہے، بلکہ دراصل ہر قسم کے وصف کی بنا صرف اس سے ہو سکتی ہے۔"

(۱۳) مسٹر گاڈ مرے ہیگنس لکھتے ہیں کہ:۔

"مسیح کی انجیل کی طرح قرآن غریب آدمی کا دوست اور غمخوار ہے، بڑے آدمی کی ناانصافی کی ہر جگہ مذمت کرتا ہے، وہ آدمیوں کی باعتبار مدارج کے توقیر نہیں کرتا، اس میں ایسا کوئی بھی حکم بتایا نہیں جاسکتا کہ جس میں پولٹیکل خوشامد و رواداری کی طرف ذرا سا بھی میل ہو جیسا کہ ویسٹ منسٹر ریویو میں منصفانہ رائے دی گئی ہے، کہ اگر خود مختار و جابر ایشیائی فرمانرواؤں کو ان کے ارادے سے کبھی کوئی چیز روک سکتی ہو تو وہ غالباً قرآن کی ایک بے تکلف آیت کسی ذی جرأت واعظ کی زبانی ہوگی۔"

(۱۴) مشہور ہندوستانی لیڈر آنجہانی لالہ لاجپت رائے صاحب قرآنی تعلیمات کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"جس وقت بھارت ورش (ہندوستان) میں مذہبی کمزوری اپنا پانوں جما رہی تھی، اسی وقت عرب کے ریگستان میں ایک مہان پُرش ایک عجیب و غریب وحدانیت کی تعلیم دے رہا تھا، وہ اسلام کی وحدانیت کی تعلیم دے رہا تھا، اسلام کی وحدانیت کیا تھی، ایک آتش خیز پہاڑ تھا، جس کی ابلتی ہوئی لہر کے سامنے بت پرستی ٹھہری نہ آتش پرستی ٹھہری، نہ انسان پرستی ٹھہری اور نہ عیسیٰ پرستی، جہاں تک یہ لہر پہنچی صفائی کرتی چلی گئی۔"

"ص ۵۷ دیباچہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی اور انکا کام"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۰۲ پر لالہ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت محمدؐ نے خالص توحید کی تعلیم دی، پس ان کے لئے لازم آیا کہ وہ کئی خداوندں کی تعلیم کا کھنڈن کریں، بت پرستی کو برا بتلاویں وغیرہ وغیرہ۔"

(۱۵) انڈین نیشنل کانگریس کی صدر مسز سروجنی نائیڈو بلبل ہند اسلام اور قرآن کے متعلق اپنے ایک لیکچر میں فرماتی ہیں کہ:۔

"تمام مذاہب خاص خاص زمانوں کے تقاضائے حالات اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے آئے لیکن اسلام تمام زمانوں اور نسل انسانی کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کیلئے پیدا ہوا، یہ (قرآن شریف) وہ کتاب ہے، جس نے تمام دوسرے مذاہب کے متعلق کمال درجہ رواداری کا سبق دیا ہے۔"

(۱۶) قرآن مجید کے متعلق حضرت بابا نانک صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

توریت زبور انجیل ترے پڑھ سُن ڈٹھے وید
رہی قرآن کتاب کلجگ میں پروار

(جنم ساکھی کلاں ص ۱۴۷)

یعنی بابا صاحب فرماتے ہیں کہ توریت، انجیل، زبور، اور وید سب پڑھے اور سُنے، مگر قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے، جو اس گمراہی کے زمانہ میں سب سے اعلیٰ اور ارفع ہدایت نامہ ثابت ہوا ہے۔"

(۱۷) پروفیسر ایس رادھا کرشن صاحب "انڈین ریویو" میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اسلام میں بنی نوع انسان کے بھائی پن پر جو عملی زور ہے وہی اس کی کامیابی کا باعث ہے اس میں رنگ اور نسل کی تمیز نہیں، سب ہی میں ایشور کی سیوا کی قابلیت کو تسلیم کیا گیا ہے، کم سے کم مسجدوں میں انسانوں میں چھوٹائی بڑائی نہیں، ہندو مندروں اور عیسائی گرجاؤں میں ایسا دکھائی نہیں دیتا، اگرچہ منہ سے تو کہا جاتا ہے کہ خدا کی نظر میں سب انسان برابر ہیں، اسلام کے دو سادہ اصولوں نے مثلاً خدا سب کا باپ ہے اور سب انسان بھائی ہیں، زمین کی بہت سی اندھیری جگہوں سے وحشی رسومات کو دور کیا ہے اور لاکھوں انسانوں کو بہتر زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی ہے اس نے چند وحشی قوموں کو دیوی، دیوتاؤں کی پوجا شیطان پرستی، بچہ کشی، انسانی قربانی، اور جادو جنتروں سے بچایا ہے، ہندو دھرم نے اسلام سے کافی فائدہ نہیں اُٹھایا، یہ بالکل سچ ہے کہ چتین کبیر و نانک کی اصلاح پسند تحریکیں اسلام کی سپرٹ سے بہت کچھ متاثر تھیں ہندو دھرم میں ایک ایشور کی پوجا پر اسلام کے ہندوستان میں پھیلنے کے بعد زور دیا گیا ہے۔"

(اخبار برہم پرچارک لاہور مورخہ ۲۵ فروری سنہ ۲۴ء)

(۱۸) پروفیسر نولڈ صاحب انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"دنیا کی سب کتابوں میں سے قرآن مجید سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے۔"

(۱۹) پھر پادری اکبر مسیح لکھتے ہیں کہ:۔

"ایسا ہی حال مسلمانوں کی کتاب کا ہے، عرب ترکستان، فارس، مصر، افغانستان، ممالک افریقہ، اور ہندوستان میں وہ ناطق ہے، ہر جگہ اسکی تلاوت ہو رہی ہے، ہر جگہ اس کی آواز کانوں میں سنائی دیتی ہے، خود آگرہ کی غیر فانی عمارت[1] سے اس کا کندہ پڑھ لو۔"

(زندہ جاوید بائیبل یا وید ص ۵)

(ماخوذ)

[1] روضہ تاج محل آگرہ کی عمارت مراد ہے، جس پر قرآن شریف کی آیات کندہ ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

بہترین تبلیغی کتاب

آریوں میں تبلیغ اسلام کیلئے "آریہ مذہب کی حقیقت" نامی کتاب کو بہترین تسلیم کیا گیا ہے نہ صرف یہی کہ مسلم اوٹ لک، زمیندار اور سیاست نے اس کی زبردست تعریف کی ہے بلکہ اس کا ترجمہ سندھی اور گجراتی زبانوں میں بھی ہو چکا ہے، دوسرا ایڈیشن بڑی آب و تاب سے شائع ہوا ہے، صفحات ۱۰۸، کاغذ، لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ قیمت صرف ۵/۰ ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

قرآن مجید کی گورمکھی ترجمہ پر سکھ صاحبان کی رائیں

رائے جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار پولیٹیکل آفس سبی (بلوچستان)

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ

اگرچہ مجھے اپنے فرائض منصبی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکتی کہ میں اس گرنتھ کو جو شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر اخبار نور کی محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے کلیۃً پڑھ سکوں، تاہم جزوی صورت میں مختلف جگہ سے مطالعہ کر کے میں ذیل کے نتیجہ پر پہنچا ہوں،

قرآن شریف کی تعلیم میں وحدانیت ہی بھری ہوئی ہے گویا سراسر وحدانیت ہی ٹپکتی ہے، قرآن شریف میں ایسے ایسے مختصر اور بامعنی جملے ملتے ہیں جو دوسری زبانیں اس کے مقابلہ میں خاموش ہیں، مثلاً لفظ "انشاء اللہ" کو لیجئے اس کے معنی ہیں کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو"، یہ کلمہ ایک ٹھوس اور بامعنی اور پاکیزہ رنگ میں ہے، جو اپنی خوبی کی وجہ سے میری زبان پر بھی چڑھ گیا ہے، بعض حضرات اپنی تنگ دلی کے باعث اس پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ سکھ ہو کر عربی لفظ کیوں استعمال کرتے ہو، ان کو میرا یہی جواب ہوتا ہے، کہ اس لفظ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گورمکھی کا مجھے بتایا جائے، تاکہ اکثر گفتگو میں اس کا استعمال کیا جائے، مگر صرف دائیں بائیں سر ہلا دینے کے سوا ایسے حضرات کو اور کوئی جواب نہیں ملتا۔

میرا سب کی خدمت میں ادب سے مشورہ ہے کہ اگر قرآن کریم کی تعلیم خاطر خواہ دیکھنی ہو، تو باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا جائے کہ میں کہاں تک راستی پر ہوں۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی زبان کیسی شُستہ ہے

اس کے بارے میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں، چھوٹا منہ بڑی بات والا معاملہ ہے یہ امر محض مطالعہ ہی سے حل ہو سکتا ہے، **شنیدہ کے بود مانند دیدہ**، گرنتھ سامنے پڑا ہے، پڑھکر اندازہ کر سکتے ہیں، کیا خوبی ہے کہ عربی کا ترجمہ کیسے کیسے صاف اور بامعنی اور مروجہ الفاظ میں کیا گیا ہے۔

مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہو اور کرنیوالا شیخ محمد یوسف ہو، تو پھر زیادہ لب کشائی ایک لن ترانی ہوگی، بس شیخصاحب کا نام ہی کافی ہے، جو سونے پر سہاگہ ہے۔ خداوند کریم کرے کہ ایسی عالم اور فاضل ہستیاں ہر مذہب و ملت میں کثرت سے پیدا ہوں تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو۔

گورمکھی دان دیہاتی باشندوں کو اس ترجمہ کی کہاں تک ضرورت تھی

اسکی ضرورت نہایت سخت تھی جو لوگ پہلے صرف اذان سنکر ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے، تاکہ اللہ اکبر کے لفظ سے مامون و محفوظ رہیں، اور اس کی زد سے بچ جائیں یہ ترجمہ پڑھکر اب وہ اخیر تک اذان سن سکیںگے، مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں میں ایک گاؤں میں گیا، اس کے باہر ایک مسجد تھی، جب اذان کا وقت ہوا تو وہاں سے اذان کی صدا آتی تھی کہ اس سے برانگیختہ ہو کر اپنی تنگ دلی سے متاثر ہو کر اکثر احباب نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں، میں اسوقت گو بے سمجھ تھا، مگر میں اس قدر سوچ سکتا تھا اور حیران تھا کہ اذان میں شاید ملاں گالیاں نکالتا ہوگا، جسے یہ لوگ سننا گوارا نہیں کرتے، جب میں نے ہوش سنبھالا، اور اذان کے مطلب اور معنی سے باخبر ہو گیا، تو انکی نافہمی پر مجھے رونا آیا، خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اب شیخ صاحب کی مہربانی اور کشادہ دلی، عرق ریزی سے ایک اہم ضرورت رفع ہو گئی ہے اب کانوں میں انگلیوں کے ٹھونسنے کی ضرورت نہیں رہی، ہر ایک شخص جس میں تھوڑا سا علم ہے، وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے، اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتا ہے، یہ سب جہالت کی رنگ ہیں، میں تو درگاہ پاک پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات دہر سے شیخ صاحب کو محفوظ و مامون رکھے اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے۔

ترجمہ پر رائے جناب دیدار سنگھ صاحب گیانی (فاضل سکھ مذہب) گورمکھی اُستاد ڈی۔اے۔وی ہائی سکول، قادیان، ضلع گورداسپور

سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے، بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے، بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے، جو گورمکھی دانوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی، کیونکہ مادری زبان جو اپنے اندر آسانی اور جذب اور دلپر عمیق اثر ڈالتی ہے، وہ اظہر من الشمس ہے۔

آج تک کروڑوں ہی مسلمان بھائی فرقان حمید کی تلاوت بلاناغہ کرتے چلے آرہے ہیں، مگر ان میں سے گنتی کے چند دوست ہونگے جنہوں نے اس کی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اُٹھایا ہو، سردار صاحب کی یہ کوشش قابل تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو ہو بہو ان دینداروں تک پہنچایا ہے، جو عربی نہیں جانتے تھے، مگر ان کی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں۔

آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے، جن سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کے لئے کوئی دقت نہیں پڑتی، قصہ کوتاہ۔ مترجم نے عام پبلک کی بھلائی کے علاوہ سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان آزردگی اور کشیدگی کی جو وسیع خلیج حائل تھی، قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعہ اسے پاٹنے کی

پوری پوری کوشش کی ہے، میری دلی دعا ہے کہ پرماتما ان کی اس نیک کوشش کو بار آور فرمائے۔"

رائے جناب بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی (سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی) از بٹھہ چھینہ ڈاکخانہ خاص براستہ گکھڑ، ضلع گوجرانوالہ

"میں آپ کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھکر نہایت محظوظ ہوا، اس کی لکھائی چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے، ایسی دھارمک پستک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت سے کام لیا ہے، اور خون اور پسینہ ایک کرکے گورمکھی دان لوگوں کیلئے ایک نمونہ (تحفہ) تیار کیا ہے، میری پرارتھنا (دعا) ہے کہ ایشور آپ کو بہترین صلہ دے، میں نے بہت سی پستک (کتب) کا مطالعہ کیا ہے، مگر ایسی دھارمک پستک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا، اگر قرآن مجید کی اصل عبارت (متن) کو بھی گورمکھی میں لکھ دیا جاتا، تو اور بھی اچھا ہوتا۔"

KHILAFAT LIBRARY

رائے مہنت وساوا رام صاحب کبیر پنتھی، مقام راجہ جنگ، ضلع لاہور

میں نے آپ کا کیا ہوا قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پڑھا، یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے، آپ نے گورمکھی میں قرآن (شریف) کا ترجمہ کرکے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے، آپ کو اس کا اجر خدا ہی دے سکتا ہے جو اننت (نہایت ہی) دیالو (رحمٰن) و کرپالو (رحیم) ہے، دوسرا کیا دے گا۔

یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چیلے مسمی ساون کو منگوا کر دیا ہے، خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے۔"

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آریہ پریس

آریہ مسافر لاہور، اپنے مارچ کے انکو میں لکھتا ہے کہ "شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کے ساتھ چھپوایا ہے، مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا گیا، ترجمہ واقعی عام فہم ہے اور شیخصاحب کی یہ کوشش قابل داد ہے۔"

نوٹ - ایک اشد ترین مخالف کے قلم سے یہ الفاظ نکلنے ایک معجزہ ہے۔

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا ہدیہ صرف ایک روپیہ چار آنہ

یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں، سائز ۲۶×۲۰ صفحات ۷۲۸، کاغذ بڑھیا اعلیٰ، جلد سنہری، گورمکھی دان سکھوں اور ہندوؤں سے برائے نام ہدیہ یعنی ایک روپیہ چار آنہ، محصولڈاک ۱۴/ - تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں، دوست جلد درخواستیں بھیجیں، ورنہ پھر یہ سنہری موقعہ ہاتھ نہیں آئیگا، بعض مسلمان دوستوں نے بھی سکھوں میں مفت تقسیم کرنے کیلئے اسی برائے نام ہدیہ پر یہ ترجمہ لیا، مگر بعد میں تین تین چار چار روپیہ پر فروخت کیا، اس لئے آیندہ دفتر اسی مسلمان بھائی کو یہ ترجمہ برائے نام ہدیہ پر دیگا، جس پر دفتر کو بھروسہ ہوگا، کہ یہ صاحب اسی نیک غرض کیلئے رہے ہیں ملنے کا پتہ: - مینجر اخبار نور، قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

سیدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا افسوسناک انتقال

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ ہم یہ رنج افزا اور روح فرسا خبر ناظرین تک پہنچاتے ہیں کہ سیدہ محترمہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ کا ۱۳ مئی بروز ہفتہ پونے دو بجے انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون - ڈاکٹری رپورٹ یہ ہے کہ مرحومہ کی وفات کے وقت دل کے فیل ہونے کی علامتیں پائی گئیں، اور گویہ کمزوری بباعث دل کی اس حالت کے جو کہ ایام حمل کے اندنوں میں تھی، وقتاً فوقتاً محسوس ہوا کرتی تھی، لیکن ۱۲ اور ۱۳ مئی کی درمیانی شب ایک اور ۲ بجے کے درمیان دردزہ کے ساتھ جریان خون ہونے کی وجہ سے زیادہ نمایاں ہوگئی، ۱۳ مئی ساڑھے ۱۰ بجے صبح لڑکی کی پیدائش بہت تکلیف سے ہوئی جس کی وجہ غالباً قبل از وقت پیدائش تھی، بچہ کی پیدائش کے بعد دو اڑہائی گھنٹہ تک حالت خراب نہ تھی، لیکن پھر یکدم حرکت قلب کے فیل ہونے کی علامات پیدا ہوگئیں، اور بیس پچیس منٹ کے اندر اندر وفات ہوگئی، جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا، سیدہ مرحومہ حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کی صاحبزادی تھیں، حضرت مولانا کا خاندان چونکہ ایک علمی خاندان ہے، مرحومہ کو بچپن ہی سے تحصیل علم کا خاص شوق تھا، اور اسی شوق اور دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۶ء میں مرحومہ کو اپنے عقد میں لیا، تا آپ کی تعلیم کو مکمل کرکے جماعت کی مستورات کی تعلیمی ترقی میں امداد حاصل کی جا سکے، اور اسطرح سیدہ محترمہ امۃ الحی مرحومہ کی وفات سے جو کمی ہوگئی تھی اُسے پورا کیا جا سکے اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور نے ان کی تعلیم کا خاص طور پر انتظام فرمایا اور اُنہوں نے بھی اپنی دماغی قابلیت اور علمی شوق کی وجہ سے جلد جلد ترقی کی۔

مرحومہ نے ابتدائی اور دینی تعلیم گھر میں حاصل کی تھی اور اس پہلو کے لحاظ سے مرحومہ ایک اچھی خاصی عالمہ تھیں حتیٰ کہ بخاری بھی پڑھ چکی تھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر بھی خاص عبور تھا، دنیوی تعلیم کے لحاظ سے مرحومہ نے پہلے ادیب کا امتحان اور پھر مولوی کی ڈگری نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی، اور اس سال ایف۔ اے کا امتحان دیا تھا، انگریزی میں بھی خاص لیاقت رکھتی تھیں تعلیم نسواں سے خاص دلچسپی رکھتی تھیں، اور دراصل اسی غرض کیلئے آپ کو طیار کیا جا رہا تھا، قادیان کی مستورات میں آپکی کوشش سے دینی روح اور سلسلہ کے کاموں کیلئے خاص دلچسپی پائی جاتی تھی، مرحومہ لجنہ اماء اللہ کی سکرٹری بھی تھیں اور اس عہدہ کے فرائض کو نہایت توجہ سے سرانجام دیتی رہیں۔

۱۳ مئی کی صبح کو جب خون کی تکلیف شروع ہوگئی، تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار راولپنڈی اطلاع دی گئی، جسکے جواب میں حضور نے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو بذریعہ تار ارشاد فرمایا کہ فوراً تفصیلی حالات سے اطلاع دی جائے، دوسرا تار پھر دیا گیا کہ حالت نازک اور تشویشناک ہے، پھر تیسرا تار وفات کی اطلاع پر مشتمل کیا گیا، جس پر حضور نے حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب کو تار دیا کہ جنازہ میں خود آکر پڑھاؤنگا، اور ۱۴ مئی کی صبح کو لاہور پہنچوں گا وہاں موٹر تیار رکھی جائے تا فوراً قادیان پہنچ سکوں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۳ مئی کی شام کو کار لاہور روانہ کردی گئی - حضور ۱۴ مئی کو صبح آٹھ بجے قادیان پہنچ گئے، اور کثیر جماعت کے ساتھ ایک بجے نماز جنازہ پڑھائی۔

بوقت وفات مرحومہ کی عمر صرف* ۲۶ سال تھی، اور چار بچے مرحومہ کی یادگار ہیں، رفیع احمد، امۃ النصیر، اور حنیف احمد جس کی عمر ایک سال اور ایک ماہ ہے اور چوتھی نوزائیدہ بچی احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھکر جہاں مرحومہ کیلئے مغفرت اور ترقی مدارج کے لئے دعا کریں، وہاں بچوں کی دینی و دنیوی بہبودی اور ترقیات کے لئے بھی دعا کریں*

KHILAFAT LIBRARY

وصیت نمبر ۳۶۷۹

منکہ حرمت بی بی زوجہ چوہدری عبد العزیز خان صاحب بھٹی محاسب انجمن احمدیہ سڑوعہ عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء سکنہ سڑوعہ تحصیل گڈھ شنکر، ضلع ہوشیار پور آج مورخہ ۱۳ ۴/۳۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے، البتہ میرے پاس زیورات و نقد زر مہر ملا کر کل رقم ۱۵۰/- روپیہ کی بنتی ہے اور اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں، اور یہ رقم مبلغ ۱۵/- روپیہ اندرون ۱۹۳۲ء داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردونگی، انشاء اللہ تعالیٰ، اور اگر میری موت پر میری کوئی اور جائداد پائی جائے تو اس کا دسواں حصہ بھی وصول کرنے کی صدر انجمن احمدیہ قادیاں حقدار تصور ہوگی۔ العبد حرمت بی بی موصیہ مذکور۔ گواہ شد۔ چھجو خاں امیر جماعت احمدیہ سڑوعہ، گواہ شد عبد العزیز خاں بھٹی دستخط بحروف اردو

وصیت نمبر ۳۸۳۸

منکہ حکیم محمد اکرم ولد حکیم غلام فخر الدین صاحب قوم قریشی پیشہ طبابت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۱۴ء ساکن اوچ شریف ڈاکخانہ خاص تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور آج مورخہ ۲۷ ۱۲/۳۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے، ایک مکان پختہ جسکی کل قیمت مبلغ چار صد روپیہ ۴۰۰/- روپیہ ہے، لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں، بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۵ روپے ہے، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کرتا رہوں گا، اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو، اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا، فقط العبد حکیم محمد اکرم بقلم خود سکنہ اوچ شریف، گواہ شد۔ غلام احمد اختر احمدی سکنہ اوچ شریف، گواہ شد۔ شیخ محمد بشیر آزاد احمدی انبالوی

اسسٹنٹ پروپرائٹر دی مسلم بارک فیکٹری حال وارد قادیان ؛

وصیت نمبر ۳۸۳۷

منکہ حکیم عبد الخالق ولد حکیم خیر محمد صاحب قوم بھٹی جٹ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن ڈیرہ غازی خاں شہر بلاک ۱۵ آج مورخہ ۲۷ ۱۲/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے، تین مکانات واقعہ بلاک ۱۵ شہر ڈیرہ غازی خاں، ۱/۴ حصہ بندیوالی والا واقعہ موضع بیلا تحصیل ڈیرہ غازیخاں، ۱/۴ حصہ چاہ عبد اللہ والا، علاوہ اس کے کچھ اراضی دریا برد ہے جسکی کل قیمت مبلغ ۲۹۰۰/- روپیہ ہے، لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں، بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ اس وقت میں ۵۰/- روپیہ ماہوار لیتا ہوں، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کرتا رہونگا، اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیاں وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو، اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیاں ہوگی، اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں، تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا، فقط۔ العبد۔ خاکسار حکیم عبد الخالق بقلم خود ڈیرہ غازی خان، گواہ شد۔ ملک رسول بخش سب اور سیر ساکن ڈیرہ غازیخاں، گواہ شد۔ شیخ محمد بشیر آزاد احمدی اسسٹنٹ پروپرائٹر دی مسلم بارک فیکٹری شہر انبالہ حال قادیان۔

وصیت نمبر ۳۸۴۱

منکہ ظہور احمد ولد مولوی غلام محمد صاحب قوم ارائیں عمر ۳۰ سال پیدائشی بیعت چاہ شیخواہ والا، ڈاکخانہ دھیانپور تحصیل لودھراں، ضلع ملتان آج مورخہ ۲۹ ۱۲/۳۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری جائداد اسوقت کوئی نہیں، اسوقت میری للعہ ۱۴ روپیہ ماہوار آمد کی ملازمت ہے، للعہ ۵ روپیہ یا جو تنخواہ یا آئندہ میری آمد ہوگی، اس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان انشاء اللہ ماہ بماہ کرتا رہوں گا، میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو، اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کی ملکیت ہوگا۔ العبد۔ ظہور احمد احمدی پنسالنویس بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد سلطان ولد شیخ محمد الدین سوداگر چرم انسپکٹر تبلیغ لودھراں بقلم خود، گواہ شد، واحد بخش ولد محمد مراد احمدی سکنہ موضع جلہ تحصیل لودھراں بقلم خود؛

وصیت نمبر ۳۸۴۷

منکہ مہر بی بی زوجہ عبد الحق قوم قاضی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت عرصہ تقریباً نو سال ساکن قادیان دار الرحمت ضلع گورداسپور آج مورخہ ۳۰ ۱۲/۳۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میرا زیور و حق مہر ہر دو کل مبلغ ۷۰۰ روپیہ ہے، اس جائداد کا میں پانچواں حصہ وصیت کرتی ہوں، کہ انجمن قادیان لیوے، مبلغ ما للعہ ۱۴۰ روپیہ حصہ وصیت قابل ادائیگی میں سے مبلغ للعہ ۸۰ روپیہ ادا کرتی ہوں، اور بقایا مبلغ للعہ ۶۰ روپیہ بذریعہ یا جیسا کہ مناسب طریقہ سے ہو سکا، انجمن مذکور کو ادا کروں گی، اور رسید حاصل کر لوں گی، مورخہ ۳۰ ۱۲/۳۲ اگر میری وفات کے وقت اس جائداد کے علاوہ جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو جائے، تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ جائداد کی مالک انجمن ہوگی۔ العبد۔ مہر بی بی زوجہ عبد الحق گرداور قانون گوئی، گواہ شد۔ عبد الحق گرداور قانون گوئی حلقہ نوار پور تحصیل سبی ضلع کوئٹہ (بلوچستان)۔ گواہ شد۔ مہر اللہ ولد محمد بخش سکنہ قادیان حال ملازم محکمہ ریلوے انٹر لاکنگ بقلم خود؛

وصیت نمبر ۳۸۴۶

منکہ محمد امین ولد خیر محمد قوم ارائیں عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء سکنہ شیخواہ ڈاکخانہ دیپالپور تحصیل لودھراں ضلع ملتان، آج مورخہ ۳۱ ۱۲/۳۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے، اراضی ۱۵ بیگھہ مال مویشی جس کی قیمت کل مبلغ نوسو روپیہ ۹۰۰/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں، اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد بوقت وفات جس قدر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیاں ہوگی، نیز میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں بھیجتا رہونگا فقط العبد محمد امین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد

KHILAFAT LIBRARY

شیخ فضل الرحمٰن اختر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان حال قادیان - گواہ شد - محمد سلطان انسپکٹر تبلیغ سوداگرچرم لودھراں بقلم خود -

وصیت نمبر ۳۸۴۵

منکہ مسماۃ کریم خاتون زوجہ میاں محمد امین قوم ارائیں عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن شیخواہ والا ڈاکخانہ دیپال پور تحصیل لودھراں ضلع ملتان آج مورخہ ۱۲/۳۳-۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ، کنگن نقرہ یک جوڑہ ہسی نقرہ یک بوہر طلائی خورد یک ، بالیاں نقرہ قیمت سب کی تخمیناً ۵۰ روپے ہے اور مبلغ ۵۰ روپیہ حق مہر کل مبلغ ۱۰۰ روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بشرائط بالا کر کے وعدہ کرتی ہوں کہ اگر میری موت کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں وصیت کی مد میں کروں ، تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا - العبد - کریم خاتون مذکورہ نشان انگوٹھا - گواہ شد - شیخ فضل الرحمٰن اختر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان حال وارد قادیان - گواہ شد محمد امین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا -

وصیت نمبر ۳۶۴۱

منکہ خضر سلطانہ بیگم زوجہ محمدؐ یونس قوم شیخ عمر ۲۶ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۸ء سکنہ دہلی ضلع دہلی آج مورخہ ۲۱ ۳/۳۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- میری اسوقت جائداد ایک مکان مشترکہ ہے ، جس کے نصف کی میں مالک اور قابض ہوں ، جس کی اسوقت دو ہزار اڑھائی سو روپیہ قیمت ہے اور اسی طرح کچھ زیورات قیمتی مبلغ پانچسو روپے کے میرے پاس ہیں ، اس کے علاوہ ایک ہزار روپیہ میرا مہر ہے ، اور پانچ روپیہ ماہوار میری آمدنی ہے ، میں اس آمد اور جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ، اگر میری اس جائداد کے علاوہ میری وفات پر اور کوئی جائداد یا چیز بھی ثابت ہو ، تو اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ، اگر میں کوئی حصہ اپنی زندگی میں اپنی جائداد میں سے ادا کر دوں ، تو اتنا حصہ میری وصیت سے منہا سمجھا جائیگا - العبد - خضر سلطانہ بیگم بقلم خود ، گواہ شد - محمد یونس احمدی زوج خضر سلطانہ بیگم ، گواہ شد - اعجاز حسین امیر جماعت احمدیہ دہلی +

وصیت نمبر ۳۷۷۹

منکہ مہر خاں ولد مراد بخش راجپوت پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء سکنہ کریام خاص ، تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر آج مورخہ ۶ ۱/۳۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیاں ہوگی ، اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں ، تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ، میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :- ۷۵ گھماؤں زمین کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں ، واقعہ رقبہ موضع کریام تحصیل نواں شہر بشراکت برادر خود قیمت تخمیناً -

۱۰۲۵۰/- روپیہ (ب) چک ۶۱ ضلع منٹگمری ایک مربعہ بشراکت برادر خود کا نصف حصہ قیمت تخمیناً ۴۰۰۰/- روپیہ (ج) میاں چنوں ضلع ملتان ۷۹ ایکڑ اراضی بشراکت برادر خود و دیگر حصہ داراں کا ۱/۴ حصہ قیمتی تخمیناً ۲۰۰۰/- روپیہ (د) مکانات دو پختہ بشراکت برادر خود حدود اربعہ ذیل مغرب طرف کی حاجی غلام احمد خاں کا ، مشرق راستہ عام ، جنوب راستہ شمال فیض بخش ولد مولا بخش دوسرا مکان بیٹھک کا حصہ حدود اربعہ چوبارہ والی جنوب میں حاجی غلام احمد خاں شمال کریم بخش وغیرہ ، مغرب رحمت خاں ذیلدار مشرق راستہ ولی محمد حجام قیمت تخمیناً ۱۰۰۰/- روپیہ بحصہ خود گویا اس وقت میری جائداد کی قیمت ۱۷۲۵۰/- روپیہ ہے علاوہ ازیں موضع کریام و کریہ دار ہول میں مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ میں اراضی زرعی میرے پاس رہن ہے ، اس صورت میں میری کل جائداد ۲۲۲۵۰/- روپیہ مالیت کی ہے میری ششماہی آمد بصورت زمینداری تخمیناً ۲۵/- روپیہ ہے ، میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کرتا رہونگا ۔ العبد - مہر خاں احمدی کریام ولد مراد بخش کاتب الحروف ، گواہ شد حاجی غلام احمد امیر جماعت احمدیہ کریام بقلم خود ، گواہ شد عبد الغنی احمدی کریام ضلع جالندھر ،

وصیت نمبر ۳۸۷۰

منکہ نور بیگم زوجہ سید عزیز الدین صاحب مرحوم قوم سید عمر ۷۵ سال سکنہ منصوری ضلع ڈیرہ دون ، آج مورخہ ۱۷ ۱/۳۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- میری موجودہ ملکیت بحیثیت مجموعی مبلغ دو صد روپیہ کی ہے ، لہٰذا اس کا دسواں حصہ بہشتی مقبرہ کے متعلق بحق انجمن وصیت کرتی ہوں ، جو بعد وفات واجب الادا ہوگا ، علاوہ ازیں مبلغ پانچ روپیہ ماہوار میری آمدن ہے ، اس کا دسواں حصہ یعنی آٹھ آنہ ماہوار انشاء اللہ تا زیست ادا کرتی رہوں گی ، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے ، آمین ثم آمین ، العبد - مسماۃ نور بیگم ۱۷ ۱/۳۳ گواہ شد (دستخط) عبد الوحید احمدی آف منصوری بقلم خود مقیم قادیاں - گواہ شد - سید عبد المجید آف منصوری مقیم دارالامان قادیاں ؛

وصیت نمبر ۳۸۹۸

منکہ خانصاحب قاضی محمد اکرم پنشنر انسپکٹر پولیس ولد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء سکنہ شہر امرتسر ، آج مورخہ ۲ ۳/۳۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان واقعہ امرتسر قیمتی ۸۰۰۰/- کا ۱/۸ حصہ زمین سفید واقعہ قادیاں دو کنال قیمتی ۴۰۰/- روپیہ اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار پنشن پر ہے ، جو ۸۵/- روپیہ ماہوار ہے ، میں اپنی ماہوار پنشن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ، اور میری وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو ، اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ، العبد ، قاضی محمد اکرم انسپکٹر پولیس رخصتی بقلم خود ۲ ۳/۳۳ - گواہ شد - ڈاکٹر محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر ، گواہ شد ، سید بہاول شاہ سکریٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر بازار سورج کنڈ ، کٹڑہ خزانہ ، امرت سر ۲ ۳/۳۳ -

تیر بہدف و شہرہ آفاق ادویہ

KHILAFAT LIBRARY

موتی سُرمہ رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دُھند، غبار، پڑبال ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند وغیرہ، غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانو سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہٗ اللہ ایم۔اے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوّی دوا ہے

جس نے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہوگیا

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ چہرہ زرد، سر یا کمر میں درد، حافظہ کمزور، کسی کام پر دل نہ لگتا، چلتے وقت دم چڑھ جاتا، پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی، ہاتھ پاؤں پھولتے، قوت رجولیت جواب دے چکی ہو، تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں، یہ دوا کیا ہے، گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہے نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے، گردوں کو گرم اور قوی بنانے، ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے بھوک کے کھولنے، حافظہ کو تیز کرنے، رنگ کو نکھارنے، دل و دماغ کو تقویت دینے، پٹھوں کو مضبوط بنانے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے، طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے، گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے اور جوہر حیات جس کے بغیر زندگی وبال ہے، کو خاص ترقی دینے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے، یہ دوا کیا ہے گویا حیات انسانی کیلئے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے، دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، بس اسی کا ہی کام ہے، مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کیلئے اکسیر ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک علاوہ۔

ایڈیٹر صاحب الحکم کی رائے

مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر اس کو بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے، اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے، اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کر دی، جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہوگئی، الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت ہی اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ "اکسیر البدن" نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی، اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا، مگر خدا نے "اکسیر البدن" کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا، اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوا فی الحقیقت اکسیر البدن ہے، اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کرنے کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اکبر

طاقت کی بے نظیر دوا

جس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے

اکسیر البدن کے اجزاء کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ،

کستوری، موتی، عنبر، یوہمین وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے اور آج دنیائے طب میں مسلمہ طور پر سب سے بڑی طاقت بخش ایجاد ہے جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف باہ، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف بصر، ضعف ہاضمہ، اعصابی درد، نزلہ، دردسر، بے خوابی، مسوڑہوں سے خون کا آنا، منہ سے پانی کا جاری رہنا، دانتوں کا درد، آواز کا بیٹھ جانا، دمہ، پرانی کھانسی، ڈکاروں کی کثرت، معدہ کی ترشی، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، پیشاب کی کثرت، ذیابیطس، کثرت احتلام، سرعت، خرابی خون، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دینے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی، اداسی چھائی رہنی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، معدہ اور جگر کو طاقت دیکر سیروں دودھ، گھی، مکھن اور ملائی ہضم کراتی تازہ خون کے بے شمار سرخ ذرات پیدا کرتی اور کئی پونڈ خون کو بڑھاتی ہے، دائمی قبض، زکام کمزوری دل و دماغ کیلئے بے نظیر چیز ہے، ضعف اعصاب اور ضعف دماغ کو دور کر کے جسم میں ایک برقی رو پیدا کرتی ہے، دماغی تکان کو دور کر کے فی الفور کام کیلئے مستعد بناتی مزاج میں فرحت اور تازگی بخشتی ہے، گویا دماغی کام کرنے والوں کیلئے یہ دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی بیس۲۰ روپے ایک ماہ کی خوراک کے لئے ورنہ فوائد کے لحاظ سے تو یہ نعمت عظمیٰ موتیوں کے مول بھی سستی ہے

نوٹ:- گزشتہ سال اس کی قیمت پچیس۲۵ روپے (عہ۲۵) تھی مگر اب کی دفعہ اکٹھی بنوانے میں اشیاء کچھ سستی مل گئیں، اس لئے قیمت میں بھی رعایت کر دی گئی ہے۔

اکسیر اکبر کی کرامت

بیس۲۰ سالہ کمزوری دور ہو کر پینتالیس۴۵ سالہ اٹھارہ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سب اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔

"اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جس کی عمر بھی چالیس سال سے تجاوز کر چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسا کہ اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔"

تریاق اعظم

KHILAFAT LIBRARY

یہ حیرت انگیز ایجاد واقعی "تریاق اعظم" ہی ہے، اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں اسکی ایک شیشی کا ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، قیمت دو روپے چار آنے (عہ۲) محصولڈاک علاوہ، جن امراض میں یہ تریاق اعظم مفید تسلیم کیا گیا ہے، ان کی مختصر فہرست درج ذیل ہے، مفصل پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔

سردرد ہر قسم، کمزوری دماغ، زکام، مرگی، سرسام، بے حسی، لقوہ، فالج، خارش دماغ، بے ہوشی، دماغی چوٹ، اعصابی درد، خواب غفلت، بے خوابی، ہتریان درد آنکھ، گوہانجنی، درد کان، کانوں میں کھجلی، ورم گوش، کرم کان، کان کا پکنا، امراض ناک، ناک میں پھنسیاں، بدبوئے ناک، بدبوئے دہن، چھینکیں، سونگھنے کی قوت کا کم ہونا، نکسیر، تپ نزلی، درد دانت و داڑھ، مسوڑہوں کا پھولنا و درد، کرم دنداں، دانتوں سے خون جانا، دانتوں کو پانی لگنا، منہ میں چھالے، منہ کا سوجنا سوج لب، سوج زبان، پھنسی لب، دانتوں کا اسفنجی ہونا (سکروی) دانت نکلنا، حلق کا بیٹھ جانا، گلے پڑنا، سوزش گلو، گلے میں کھرکھری، کھانسی، نزلہ، دمہ بلغمی کھانسی، دمہ خشک، سل، نمونیا، امراض دل، درد دل، ورم پستان، پیٹ درد اور پیٹ کا پھولنا، بدہضمی، ہیضہ، درد قولنج، قراقر معدہ، ریح معدہ، کینچوا وغیرہ سب اقسام کرم الامعاء، پھوڑہ معدہ، اسہال، پیچش، جی متلانا، قے خون کی قے، ورم معدہ، قبض دائمی، ہچکی، بھس ڈکار، جہازی بیماری، یرقان جلودھر، درد جگر و نفخ جگر، استسقاء، تلی، خروج مقعد، خارش مقعد، بھگندر بواسیر، سوزش مثانہ، درد گردہ و مثانہ، سفید پیشاب، پیشاب میں خون، پیشاب بند، ورم گردہ یا مثانہ، جریان، نامردی، ورم خصیہ، بائی گولہ، سردرد زنانہ پرسوت زناں، سیلان رحم، کثرت حیض، امراض حملی، امراض رحم، حیض کا درد سے آنا، حیض کا کم آنا، تمام درد اندرونی و بیرونی، گنٹھیا، عرق النسا (رینگن باؤ) درد پشت، پنڈلیوں کا پھولنا، جملہ اقسام بخار، انفلوئنزا یعنی جنگی بخار، تپ دق، پھوڑا پھنسی، زخم ران کا لاسنا، پت یا پتی، داد، چنبل، گلٹیاں، ورم، چوٹ، خنازیر (کنٹھمالا) آگ سے جلنا، ناسور چھپاکی، بجلی سے جھلسنا، خارش مسہ، داغ خال، سوزش کھجلی، مہاسہ پسینہ بدبودار، بغل گند، ہاتھ پاؤں کا پھوٹنا، کچلا جانا، چھیپ، چھالے کثرت پسینہ، آتشک، سوزاک، زہردار ڈنک، افیون چھڑوانا، تمباکو کا زہر، باولے کتے کا کاٹنا، زہریلی اشیاء کھائی جانا، طاعون، امراض بچگاں، بچوں کا دودھ نہ پینا، ڈبہ اطفال، خسرہ، چیچک، سن مونا بادغیرہ

اور بھی کئی ایک امراض کا یہ ایک ہی دوا بہترین علاج ہے، مفصل آپ کو پرچہ ترکیب استعمال سے معلوم ہوگا، یہ تریاق اعظم کیا ہے، حقیقتاً بنی نوع انسان کے لئے پیغام شفا ہے، آپ کے گھر میں اس کی ایک شیشی کا موجود ہونا گویا اس بات کی گارنٹی ہے کہ آپ ڈاکٹروں اور حکماء کی ضرورت سے بے نیاز ہیں، قیمت فی شیشی صرف دو روپے چار آنے (۲؍۴) محصولڈاک علاوہ ؛

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، قبض، اسہال، ریاح کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، انڈے، بالائی، مکھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ ؛

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی رائے :- آپ اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ "کچھ دن گذرے، میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی، اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی، اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایت رفع ہوگئی، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے۔"

رفیق زندگی

عام طور پر مقوی ادویہ گرم ہوتی ہیں اور گرم مزاج والوں کو بعض اوقات ان کا استعمال مضر بھی بیٹھتا ہے، لہٰذا ایسے طبائع والوں کیلئے ایسی چیز کی ضرورت تھی جو مقوی بھی ہو اور مفرح بھی، سو مبارک ہو کہ وہ چیز تیار ہوگئی، اس کا نام **رفیق زندگی** ہے، یہ ایک نادر چیز ہے، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے چہرے زرد، بیرونق اور پژمردہ ہو چکے ہوں، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی، اور اداسی چھائی رہتی ہو، ذرا سے کام سے دل کانپتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال ایک سال کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، قیمت فی بکس جس میں ۵ تولہ یعنی ایکماہ کی خوراک ہے صرف پانچروپے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے، کہ گندہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو مقدم اور ضروری سمجھتے ہیں، تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا، انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا، موتیوں کی طرح چمکاتا، اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، گوشت خورہ، دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا، دانتوں پر میل جمنا، یا ان کا رنگ زرد رہنا اور منہ سے پانی کا آنا، غرضیکہ جملہ امراض دندان کیلئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے، ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک ۹؍ علاوہ ؛

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد دین صاحب بی-اے سابق مسلم مشنری شکاگو (امریکہ) حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ "میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا، بہت مفید پایا، علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑھوں کیلئے بھی مفید ہے میرے ایک دانت میں درد تھی، اس کیلئے یہ بہت مفید ثابت ہوا۔"

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھکر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، چہرہ زرد، طبیعت سرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ در گور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے، اگر اس کی قیمت ۱۰ ؍ بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت صرف تین روپے (سے ؍) علاوہ محصولڈاک مقرر کی جاتی ہے۔

بیس سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب منگھال، ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی، اس سے اس حد تک فائدہ ہوا، کہ بیس سال کے امراض احتلام، جریان، سستی وغیرہ سب جاتے رہے اللہ تعالیٰ اس نیک ایجاد کے لئے آپ کو جزائے خیر دے۔"

اکسیر بواسیر

سچ پوچھو تو نوے فی صدی لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہیں یہ نامراد مرض انسان کا خون نچوڑ کر اسے ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس موذی مرض کو خواہ یہ کسی قسم کی ہو زیادہ سے زیادہ ۴ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت صرف تین روپے، محصولڈاک علاوہ ؛

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے اور پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپکا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض ام الامراض ہے

[illegible] - قیمت صرف دو روپیہ، محصول ڈاک علاوہ